

جرح کے اسباب

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سند میں طعن (۱) راوی کے جھوٹا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) یا اس کے متہم ہونے کی وجہ سے (۳) یا اس کے بہت زیادہ غلطی کرنے کی (۴) یا بہت زیادہ غافل ہونے (۵) یا اس کے فاسق ہونے (۶) یا بہت زیادہ وہم ہونے (۷) یا اس کا ثقہ کی مخالفت کرنے (۸) یا مجہول ہونے (۹) یا اس کا بدعتی ہونے (۱۰) یا اس کا حافظہ خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (منہجہ الفکر: ۴۳-۴۴)

عدالت میں جرح کے اسباب

۱- حدیث نبوی ﷺ میں جھوٹ کہتا ہو

ابن کثیرؒ نے فرمایا

فأما إن كان قد كذب في الحديث متعمدا

فقل ابن الصلاح عن أحمد بن حنبل وأبي بكر الحميدي شيخ البخاري

أنه لا تقبل روايته أبدا

پس اگر وہ حدیث میں جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہو، تو انھوں نے اس کے تعلق سے ابن الصلاح نے احمد بن حنبلؒ سے اور ابوبکر الحمیدی جو کہ امام بخاری کے استاد ہیں ان سے ذکر کیا ہے کہ ان سے کبھی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

(الباعث الحثيث ص ۱۰۳)

بعض حدیثیں وضع کرنے والوں کے نام

ان میں سے: نوح بن ابی مریم ہے جس کا لقب نوح الجامع تھا،

اور مقاتل بن سلیمان الخثعمی جو کہ تفسیر کا علم تھا،

اور غیاث بن ابراہیم خثعمی اسی طرح محمد بن سعید جسے سولی دے دی گئی تھی

۲- جسے کذب سے متہم کیا گیا ہو

ابن ابی حاتمؒ نے فرمایا

أما أهل التهمة فيطرح حديثهم

بہر حال وہ جنہیں کذب سے متہم کیا گیا ہو تو ان کی حدیثوں کو رد کر دیا جائے گا۔

(الجرح والتعديل: ج ۱ ص ۱۰۳)

ابن کثیرؒ نے فرمایا

التائب من الكذب في حديث الناس فقبل روايته .

جو لوگوں کے معاملات میں جھوٹا ہوا اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی حدیث کو قبول کیا جائے گا۔

(الباعث الحثيث: ص ۱۰۳)

۳- فسق

من عُرف بارتكاب كبيرة أو بإصرار على صغيرة

ایسا شخص جو کبیرہ گناہوں کے کرنے والا جانا جاتا ہو یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرتا ہو۔

(فتح المغیث: ۴/۲)

بدعتی اگر اپنی بدعت کے ذریعہ کفر کرتا تو اس کی روایت کے رد کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور جب وہ کفر کو نہ پہنچنے لیکن جھوٹ بولنے کو حلال جانے تو بھی اس کی روایت رد کر دی جائے گی۔-----

اور فرمایا:

والذی علیہ الأكثرون التفصیل بین الداعیۃ وغیرہ . وقد حکى ابن حبان علیہ الإتفاق اور جس پر اکثر محدثین گئے ہیں کہ انہوں نے جو اپنے بدعت کی طرف بلائے اور جو نہ بلائے ان تفصیل کا طریقہ اختیار کیا ہے، اور ابن حبان نے اس پر اتفاق ذکر کیا ہے۔

(الباعث الخفیف: ص ۱۰۱)

حفظ میں جرح کے اسباب

۶- حفظ کا کمزور ہونا۔

۷- بہت زیادہ غلطی کرتا ہو۔

۸- بہت زیادہ بے وقوفی کرتا ہو۔

۹- وہم

۱۰- ثقات کی مخالفت کرے۔

ضعیف حدیث کی قسمیں

حدیث کا سند کے انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہونا

۱- معلق:

امام بخاری نے فرمایا

بَابُ الدِّينِ يُسْرُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

:اس بات کا بیان کہ دین آسان ہے اور نبی ﷺ کا فرمانا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو آسان اور سیدھا ہو۔

(کتاب الایمان: بخاری)

یہ حدیث معلق ہے جس کی سند مولف نے اپنی اس کتاب میں نہیں ذکر کی ہے، اس لئے کہ وہ ان کی شرط پر نہیں تھی، لیکن ہاں! انھوں نے اس کی سند کو ”الادب المفرد“ میں ذکر کیا ہے۔

۲- مرسل

حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ

وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

طاؤس کہتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نماز میں ہوتے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

(ابوداؤد: الصلاۃ: نماز میں اپنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان: ابوداؤد: ۵۹۰: صحیح ابی داؤد: ۶۸۷: صحیح)

۳- معضل

(صلاۃ استسقاء کے تعلق سے) ابن عباسؓ سے بھی اسی طرح ہے اور انہوں نے اس میں زیادہ کیا ہے کہ

(وَقَرَأَ فِي الْأُولَى بِسَبْحٍ ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِالْعَاشِيَةِ)

”آپ نے پہلی رکعت میں ”سورہ سبح اسم“ پڑھی اور دوسری میں ”سورہ عاشیہ“۔

(ص ۱۸۵، ضعیف) اس کی تخریج امام شافعی نے کتاب الام میں کی ہے (۲۲۱/۱)

أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتُهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْحَدِيثُ) هَكَذَا وَقَعَ فِيهِ جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ .

لَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ مُعْضَلٌ مَعَ جِهَالَةِ شَيْخِ الشَّافِعِيِّ الَّذِي يُسَمَّى

مجھے خبر دیا جسے میں متہم نہیں گردانتا انہوں نے جعفر بن محمد سے کہ نبی ﷺ نے ”اور مکمل حدیث کو بیان کیا“۔ اسی طرح اس میں جعفر بن محمد سے واقع ہوا ہے۔

(الارواء: حدیث ۶۶۷)

اس میں عن ابیہ نہیں ہے تو وہ معضل ہے کہ امام شافعی کے استاد کے مہول ہونے کی وجہ سے جس کا انہوں نے نام لیا ہے۔

۴۔ منقطع

و حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّهُ قَالَ

كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً

یہی کہتے ہیں، مجھ سے مالک نے بیان کیا انہوں نے یزید بن رومان سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ لوگ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں تیرہ رکعت ادا کرتے تھے۔

(موطا امام مالک: کتاب النما للصلوة: ما جاء في قيام رمضان)

۵۔ مدلس (جو عن کہہ کر یا ان کہہ کر روایت کی جائے)

ابوداؤد نے (۱۲۸۰) ابن اسحاق کے طریق سے روایت کیا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا ،

وَيُؤَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوَصَالِ .

قُلْتُ : وَرَجُلٌ إِسْنَادُهُ ثِقَاتٌ وَلَكِنَّ ابْنَ إِسْحَاقٍ مُدْلَسٌ وَقَدْ عَنَعَنَهُ

وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے بیان کرتے ہیں وہ ذکوان سے جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور ہمیں اس سے روکتے تھے، اور پے درپے روزہ رکھتے اور ہمیں اس سے روکتے تھے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں لیکن ابن اسحاق مدلس ہیں اور انہوں نے اسے عنعنہ سے (یعنی عن کہہ کر) روایت کیا ہے۔ (ارواء: زیر شمار: ۴۴۱)

۶۔ معلل

الارواء: ۲/ حدیث: ۵۰۵: حسن بن سمرہ کی حدیث:

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ

إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا

نبی ﷺ دو سکتہ کرتے تھے، جب نماز شروع کرتے اور جب مکمل قرات سے فارغ ہوتے۔

اور ایک روایت میں ہے:

سَكَنَةً إِذَا كَبُرَ وَ سَكَنَةً إِذَا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (

ایک سکتا اس وقت جب تکبیر کہتے اور دوسرا جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر فارغ ہوتے۔ (ابوداؤد: ۷۷۹، ضعیف ابی داؤد: ۱۶۵، ضعیف (ابوداؤد: ص ۱۲۶) (الارواء: ۳: صفحہ ۲۸۵، ضعیف)

امام البانی نے کہا:

الْحَدِيثُ مَعْلُولٌ ، لِأَنَّ الطَّرْفَ كُلَّهُا تَدْوُرُ عَلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

اس حدیث میں ایک علت ہے، اس لئے کہ اس کے تمام طرق حسن بصری پر ہی گھوم رہے ہیں۔

اور امام دارقطنی نے اس حدیث کے بعد کہا

الْحَسَنُ مُخْتَلَفٌ فِي سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ ،

وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ الْعَقِيقَةِ ،

فِيمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ .

عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهِ كَانَ يَدْلُسُ ،

فَلَوْ فُرِضَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ غَيْرَ حَدِيثِ الْعَقِيقَةِ ،

فَلَا يُحْمَلُ رَوَايَتُهُ لِهَذَا الْحَدِيثِ أَوْ غَيْرِهِ عَلَى الْإِتِّصَالِ إِلَّا إِذَا صَرَّحَ بِالسَّمَاعِ ،

وَهَذَا مَنْقُودٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ،

بَلْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ مَا يُشِيرُ إِلَى الْإِنْقِطَاعِ

فَإِنَّهُ قَالَ فِيهَا : قَالَ سَمُرَةَ : وَهِيَ رَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ .

وَلِذَلِكَ فَالْحَدِيثُ لَا يُحْتَجُّ بِهِ ،

(الارواء: ۳: صفحہ ۲۸۸) حسن کے سمرہ سے سماع میں اختلاف کیا گیا ہے، جب کہ انھوں نے ان سے صرف ایک ہی حدیث سنا ہے اور وہ عقیقہ والی حدیث ہے، جس میں قریش بن انس نے حبیب بن شہید سے گمان کیا ہے، کہ حسن بصری اپنی جلالت علمی کے باوجود تدلیس کیا کرتے تھے، پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ انھوں نے سمرہ عقیقہ کے علاوہ کی اور بھی حدیثوں کو سنا ہے، تو ان کی اس حدیث کو بھی نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کے علاوہ کی حدیثوں کو مگر جب وہ سماع کی صراحت کر دیں، اور اس حدیث میں اسی چیز پر نقد کیا گیا ہے، بلکہ ان کی بعض روایات تو ایسی ہیں جو انقطاع کی طرف اشارہ کرتی ہیں، اس لئے کہ انھوں نے اس میں کہا کہ سمرہ نے کہا کہ وہ اسماعیل کی روایت ہے، اور اسی لئے حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی، اور ابوبکر الجصاص نے (احکام القرآن) میں کہا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

(احکام القرآن: ۵۰/۳)

کبھی راوی کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ضعف ہوتا ہے

۷۔ متروک

عَمَرُو عَنْ الْحَسَنِ قَالَ :

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثُ سَكَنَاتٍ :

إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ ، حَتَّى يَقْرَأَ الْحَمْدُ ،

وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ حَتَّى يَقْرَأَ السُّورَةَ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّورَةِ حَتَّى يَرْكَعَ .

عمر، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے تین سکنات تھے، جب تکبیر شروع ہوتی یہاں تک کہ حمد کو پڑھتے، اور جب الحمد سے فارغ ہوتے یہاں تک کہ کوئی اور سورہ پڑھیں، اور جب دوسری سورہ سے فارغ ہوتے یہاں تک کہ رکوع کرتے۔

(اس کی تخریج ابن ابی شیبہ نے کی ہے: ۲/۱۱۷)

نَا حَفْصُ عَنْ عَمْرٍو . . . قُلْتُ : وَحَفْصُ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ وَهُوَ ثِقَّةٌ ،

وَأَمَّا عَمْرٍو ، فَهُوَ إِمَّا ابْنُ مَيْمُونِ الْجَزْرِيِّ الرَّقِيُّ وَهُوَ ثِقَّةٌ أَيْضًا ،

وَأَمَّا عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ الْمُعْزِزِ الْمَشْهُورِ وَهُوَ ضَعِيفٌ مُتَّهَمٌ بِالْكَذِبِ

ہم سے حفص نے عمرو سے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔ میں کہتا ہوں: اور حفص وہ ابن غیاث ہیں اور وہ ثقہ ہیں، اور عمرو تو وہ ابن میمون الجزری الرقی ہیں اور وہ بھی ثقہ ہیں، اور عمرو بن عبد المعززی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ضعیف ہیں اور انھیں جھوٹ سے متہم کیا گیا ہے، اور حسن بصری کے خواص میں سے تھا۔ (الارواء: ص ۲۸۷)

۸۔ موضوع

حَدِيثُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَغْبُثُ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ:

لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هَذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ

۳۷۳: یہ حدیث کہ انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی نماز میں لغو کام کر رہا تھا، تو فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے جوارح بھی ڈرتے۔

(ص ۹۵، موضوع)

(ارواء: ص ۹۲)

امام البانی نے فرمایا:

رَوَاهُ (يَعْنِي الْحَكِيم) فِي (النُّوَادِرِ)

عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :

رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَغْبُثُ بِلَحِيَّتِهِ فِي الصَّلَاةِ . الْحَدِيثُ .

اسے انھوں نے روایت کیا ہے (یعنی حکیم نے نوادر میں) صالح بن محمد سے وہ سلیمان بن عمرو سے وہ ابن عجلان سے وہ مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے انھوں نے فرمایا: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیتے ہوئے دیکھا، اور مکمل حدیث کو ذکر کیا۔

قَالَ الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ فِي (شَرْحِ التَّرْمِذِيِّ)

وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو هُوَ أَبُو دَاوُدَ النَّخْعِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ ، .

إِنَّمَا يُعْرَفُ هَذَا عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ .

زین الدین عراقی نے ترمذی کی شرح میں فرمایا: کہ سلیمان بن عمرو وہ ابوداؤد النخعی ہیں جن کے بارے میں اتفاق ہیں کہ وہ ضعیف ہیں، اور یہ ابن المسیب سے جانے جاتے ہیں۔

اور امام زیلعی نے فرمایا:

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ : أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ يَضَعُ الْحَدِيثُ

ابن عدی نے کہا: کہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ وہ حدیثیں گڑھتا تھا۔

(الارواء: ص ۳۷۳)

مخالفت کی وجہ سے حدیث میں ضعف ہوتا ہے

۹- شاذ

(حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ فَسَجَدَتَيْنِ ،
ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ .

۴۰۳: عمران بن حصین کی حدیث کہ نبی ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی اور غلطی ہوگئی تو آپ نے دو سجدہ کیا پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے (ص ۱۰۴، ضعیف شاذ

اسے ابوداؤد نے (۱۰۳۹) پر ذکر کیا ہے

اور ترمذی نے (۲۴۱/۲) (ابن الجارود: ۱۲۹) (حاکم: ۳۲۳/۱) (بیہقی: ۳۵۵/۲)

مِنْ طَرِيقِ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمْرَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهِ .

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

وَقَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَوَافَقَهُ الدَّهَبِيُّ .

قُلْتُ : أَشْعَثُ هَذَا ثِقَةٌ ، وَلَكِنَّهُ مَا أَخْرَجَ لَهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ كَمَا قَدْ الدَّهَبِيُّ نَفْسَهُ فِي الْمِيزَانِ !

فَالْإِسْنَادُ صَحِيحٌ ، لَوْلَا أَنَّ لَفْظَةً ثُمَّ تَشَهَّدَ شَادَّةً فِيمَا يَبْدُو ،

فَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحَيْهِمَا مِنْ طَرِيقٍ أُخْرَى

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ بِهِ أَتَمَّ مِنْهُ وَلَيْسَ فِيهِ هَذِهِ الزِّيَادَةُ كَمَا تَقَدَّمَ قَبْلَ حَدِيثَيْنِ ،

وَلِذَلِكَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ عَقَبَ الْحَدِيثِ : تَفَرَّدَ بِهِ أَشْعَثُ الْحَمْرَانِيُّ ،

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَوُهَيْبٌ وَابْنُ عَلِيٍّ وَالثَّقَفِيُّ وَهَشِيمٌ وَحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ

لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْهُ

اسے اشعث بن عبد الملک الحمزانی کے طریق سے روایت کیا ہو محمد بن سیرین سے اور خالد الحداء سے وہ ابو قلابہ سے انھوں نے ابوالمہلب سے وہ عمران بن حصین سے

اسے روایت کرتے ہیں، اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

اور امام حاکم نے کہا: صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے، جب کہ انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی ہے، اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، میں کہتا ہوں کہ اشعث یہ ثقہ

ہیں، لیکن صحیحین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے جیسا کہ امام ذہبی نے اسے میزان میں ذکر کیا ہے!

لہذا سند صحیح ہے، اگر لفظ ”ثم تشہد“ نہ ہوتا تو جیسا کہ ظاہر ہے، امام مسلم اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں دوسرے، خالد الحداء کے طرق سے اس کی تخریج کی ہے جو کہ اس سے

زیادہ مکمل ہے اور اس میں یہ زیادتی نہیں ہے جیسا کہ دو حدیثوں پہلے گزرا ہے، اور اسی وجہ سے امام بیہقی نے اس حدیث کے بعد کہا: اس کے روایت کرنے میں اشعث

الحمزانی منفرد ہیں، اور اس کی روایت شعبہ، وہیب، ابن علیہ، ثقفی، ہشیم، حماد بن زید اور یزید بن زریع وغیرہ نے خالد الحداء سے کی ہے، ان میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں

کیا ہے جس کا ذکر اشعث نے محمد سے روایت کرتے وقت کیا ہے۔

۱۰۔ منکر:

ثُمَّ أَخْرَجَ [الْبَيْهَقِيُّ] مِنْ طَرِيقِ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا .
قَالَ الْحَافِظُ: وَلِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ، هَذَا الْمُوقُوفُ غَيْرَ الْمَرْفُوعِ،
فَإِنَّ الْأَوَّلَ فِي تَقْدِيمِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .
وَالثَّانِي فِي إِنْثَابِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْجُمْلَةِ .
قُلْتُ: وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ثَقَّةٌ وَلَا يَجُوزُ تَوْهِيمُهُ بِمَجْرَدِ مُخَالَفَةِ أَيُّوبَ لَهُ،
فَإِنَّهُ قَدْ زَادَ الرُّفْعَ وَهِيَ زِيَادَةٌ مَقْبُولَةٌ مِنْهُ،
وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَفِظَ أَنَّهُ رَوَى الْمُوقُوفَ وَالْمَرْفُوعَ مَعًا
وَقَدْ خَالَفَهُ فِي الْمُوقُوفِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ بِهِ بِلَفْظٍ:
أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ قَبْلَ يَدَيْهِ،
وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، إِذَا رَفَعَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)

ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھے اور جب اٹھے تو ان دونوں کو اٹھائے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا: اور کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے،

جبکہ پہلی روایت میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے پر مقدم کیا گیا ہے، اور دوسری میں صرف ہاتھوں کے ٹکانے کا اثبات ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبدالعزیز ثقہ ہیں اور ان کو متمم کرنا جائز نہیں صرف اس بناء پر کہ انہوں نے ایوب کی مخالفت کی ہے، پس انہوں نے رفع کے ذکر کی زیادتی کی ہے اور یہ

زیادتی ان سے قبول کی جائے گی، اور ان کا اسے مرفوع اور موقوف بیان کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے اسے محفوظ رکھا ہے،

اور ابن ابی لیلیٰ نے موقوف روایت میں ان کی مخالفت کی ہے جسے انہوں نے نافع سے اس لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے: کہ آپ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے

اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے گھٹنوں سے پہلے۔

اس کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲/۱۰۲) کی ہے

قُلْتُ: وَهَذَا مُنْكَرٌ

لِأَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى - وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - سَمِعَ الْحَفِظَ

وَقَدْ خَالَفَ فِي مُسْنَدِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَأَيُّوبُ السُّخْتِيَانِيُّ كَمَا رَأَيْتَ

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث منکر ہے، اس لئے کہ ابن ابی لیلیٰ (جن کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے) وہ سنی الحفظ ہے، اور دروردی اور ایوب سختیانی نے اپنی مسند میں ان کی مخالفت

کی ہے جیسا کہ ابھی آپ نے دیکھا۔

(الارواء: ۷۳ ص ۷۷)

متن کے کمزور ہونے کی وجہ سے ضعف

۱۱۔ مدرج

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِّلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحُجُّ وَبِرُّ أُمِّي
لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ

ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے کہا کہ ایک ملکیت میں رہنے والے نیک غلام کے لئے دوا جر ہیں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ کے راستے میں جہاد اور حج کا عمل اور میری ماں کی اطاعت کا حکم نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں مروں اور میں غلام رہوں۔
(بخاری: ۲۳۱۰، مسلم)

لہذا ”والذی نفسی بیدہ“ سے آخر تک کی حدیث یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے، کیونکہ یہ محال ہے کہ نبی ﷺ ایسا کہیں۔

۱۲۔ منقول

إِذَا أَدَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا
وَإِذَا أَدَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا

جب ابن ام مکتوم اذان دے تو تم کھاؤ اور پیو، اور جب بلالؓ اذان دے تو تم نہ کھاؤ اور نہ پیو۔
(نسائی: ۶۴۰)

الصَّوَابُ : إِنَّ بِلَالَ يُؤَدِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَدِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
درست بات یہ ہے کہ بلال رات کی اذان دیتے تو تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔

۱۳۔ مصنف

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ

كَتَبَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ

قُلْتُ لِابْنِ لَهْيَعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عیسیٰ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن لہیعہ نے بیان کیا کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عقبہ نے میری جانب یہ خبر دیتے ہوئے لکھا کہ بسر بن سعید، زید بن ثابت سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں سینگ لگوا یا، تو میں نے ابن لہیعہ سے کہا کہ کیا اپنے گھر کی مسجد میں، کہا نہیں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں۔

(احمد: ج ۵ ص ۱۸۵)

یہاں متن میں تصحیف واقع ہوئی ہے جب کہ یہ اصل میں یوں ہے:

زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ

اخْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً

اللہ کے رسول ﷺ نے مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) ایک کمرہ بنایا۔

(ابوداؤد: ۱۳۴۷) (صحیح ابی داؤد: ۱۲۸۳، صحیح)